"بتول" سالنامہ ۱۹۸۶ء ، ادارت: نسیم آرا، سلمیٰ یاسمین نجمی۔
ادارتی امور کے لیے پتہ: پوسٹ بکس ۴۵۲، راولپنڈی صدر۔
ترسیل زر وغیرہ کے لیے پتہ: ۸۔ سلطان احمد روڈ، اچھرہ، لاہور۔
قیمت سالنامہ فی شمارہ ۱۰/- روپے۔ سالانہ چندہ ۳۲/- روپے۔ سرورق رنگین و خوشنما۔

ماہنامہ بتول کا یہ سالنامہ سوا دو سو صفحوں کے دامن میں بہت سا سرمایۂ دین و ادب سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ بڑی مسرت انگیز حقیقت ہے کہ خواتین کی ادارت میں اور زیادہ تر خواتین ہی کی قلمی معاونت سے چلنے والا یہ رسالہ ایک طرف تو اپنی پاکیزہ تدرج کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے، دوسری طرف یہ بات بھی حوصلہ افزا ہے کہ یہ رسالہ بڑے عزم و استقلال سے اپنا راستہ بناتا ہوا اب اپنی تیسویں جلد کا آغاز کر چکا ہے اور تیسرا خوش آئند پہلو یہ ہے کہ بتول کا معیار روز بروز بہتر ہوتا جا رہا ہے، خصوصاً خواتین کی تحریروں اور ان میں سے بھی امتیازی طور پر افسانوی مواد کو مقام و قوت حاصل ہے۔

اداریے کے بعد حمد و نعت کے صفحات ہیں، پھر دانش و حکمت کا عنوان آتا ہے بعد ازاں ۱۵ افسانے، ایک ناول، ایک طویل ناول کی قسط، دو مقالات، ایک خاکہ اور ایک انشائیہ ۱۴ غزلیں اور ۶ نظمیں سالنامے کے گلدستہ میں حسن و خوبی سے مرتب کر کے ادارہ بتول اپنے پڑھنے والوں اور پڑھنے والیوں سے اپنی صلاحیتوں کے لیے یقیناً خراجِ اعتراف حاصل کرے گا۔

لکھنے والوں اور لکھنے والیوں میں سے چند نمایاں نام یہ ہیں: پروفیسر اسرار احمد سہاروی، خسروی، بنت الاسلام، حفیظ الرحمٰن احسن، لالہ صحرائی، قانتہ رابعہ، سمیعہ سالم، صالحہ صبوحی، غافل کرنالی، طاہر قریشی، الطاف شاہد۔ بنتِ مجتبیٰ مینا، ام زبیر، نیر بانو، پروفیسر فروغ احمد، شفق ہاشمی، فرزانہ رباب اور تمنا علیگ۔ سارے لکھنے والے قابلِ قدر ہیں مگر اختصار واجب ہے۔

افسوس کہ اتنی جگہ نہیں کہ مختلف تحریروں پر الگ الگ گفتگو کی جا سکے۔